سُوْرَةُ الْقَلَمِ

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی باون ۵۲ آیات اور دو ۲ رکوع ہیں

رکوع نمبر ۱ آیات ۱ تا ۳۳

تَبٰرَكَ الَّذِیْ ۲۹/۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

نٓ ۚ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۙ﴿۱﴾
ن۔ قلم کی اور جو (اہل قلم) لکھتے ہیں اُس کی قسم ①

مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۚ﴿۲﴾
کہ (اے محمد) تم اپنے پروردگار کے فضل سے دیوانے نہیں ہو ②

وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۚ﴿۳﴾
اور تمہارے لئے بے انتہا اجر ہے ③

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿۴﴾
اور تمہارے اخلاق بڑے (عالی) ہیں ④

فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۙ﴿۵﴾
سو عنقریب تم بھی دیکھ لوگے اور یہ (کافر) بھی دیکھ لیں گے ⑤

بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿۶﴾
کہ تم میں سے کون دیوانہ ہے ⑥

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۷﴾
تمہارا پروردگار اُسکو بھی خوب جانتا ہے جو اُسکے رستے سے بھٹک گیا اور اُنکو بھی خوب جانتا ہے جو سیدھے رستے پر چل رہے ہیں ⑦

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۸﴾
تو تم جھٹلانے والوں کا کہا نہ ماننا ⑧

وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ﴿۹﴾
یہ لوگ چاہتے ہیں کہ تم نرمی اختیار کرو تو یہ بھی نرم ہو جائیں ⑨

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۙ﴿۱۰﴾
اور کسی ایسے شخص کے کہے میں آ جانا جو بہت قسمیں کھانیوالا ذلیل اوقات ہے ⑩

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ۙ﴿۱۱﴾
طعن آمیز اشارتیں کرنیوالا چغلیاں لئے پھرنے والا ⑪

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۙ﴿۱۲﴾
مال میں بخل کرنے والا حد سے بڑھا ہوا بدکار ⑫

عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۙ﴿۱۳﴾
سخت خو اور اس کے علاوہ بدذات ہے ⑬

اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۱۴﴾
اس سبب سے کہ مال اور بیٹے رکھتا ہے ⑭

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۵﴾
جب اس کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ اگلے لوگوں کے افسانے ہیں ⑮

سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾
ہم عنقریب اُس کی ناک پر داغ لگائیں گے ⑯

THE PEN
Revealed at Mecca

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. Nûn.[1] By the pen and that which they write (therewith),

2. Thou art not, for thy Lord's favour unto thee, a madman.

3. And lo! thine verily will be a reward unfailing.

4. And lo! thou art of a tremendous nature.

5. And thou wilt see and they will see

6. Which of you is the demented.

7. Lo! thy Lord is best aware of him who strayeth from His way, and He is best aware of those who walk aright.

8. Therefor obey not thou the rejecters.

9. Who would have had thee compromise, that they may compromise.

10. Neither obey thou each feeble oath-monger,

11. Detracter, spreader abroad of slanders,

12. Hinderer of the good, transgressor, malefactor,

13. Greedy, therewithal, intrusive.

14. It is because he is possessed of wealth and children,

15. That, when Our revelations are recited unto him, he saith: Mere fables of the men of old!

16. We shall brand him on the nose.

إِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ إِذْ أَقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ ﴿١٧﴾ وَلَا يَسْتَثْنُونَ ﴿١٨﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّن رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُونَ ﴿١٩﴾ فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ ﴿٢٠﴾ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِينَ ﴿٢١﴾ أَنِ اغْدُوا عَلَىٰ حَرْثِكُمْ إِن كُنتُمْ صَٰرِمِينَ ﴿٢٢﴾ فَٱنطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَٰفَتُونَ ﴿٢٣﴾ أَن لَّا يَدْخُلَنَّهَا ٱلْيَوْمَ عَلَيْكُم مِّسْكِينٌ ﴿٢٤﴾ وَغَدَوْا عَلَىٰ حَرْدٍ قَٰدِرِينَ ﴿٢٥﴾ فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوٓا إِنَّا لَضَآلُّونَ ﴿٢٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿٢٧﴾ قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ ﴿٢٨﴾ قَالُوا سُبْحَٰنَ رَبِّنَآ إِنَّا كُنَّا ظَٰلِمِينَ ﴿٢٩﴾ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَلَٰوَمُونَ ﴿٣٠﴾ قَالُوا يَٰوَيْلَنَآ إِنَّا كُنَّا طَٰغِينَ ﴿٣١﴾ عَسَىٰ رَبُّنَآ أَن يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ إِنَّآ إِلَىٰ رَبِّنَا رَٰغِبُونَ ﴿٣٢﴾ كَذَٰلِكَ ٱلْعَذَابُ ۖ وَلَعَذَابُ ٱلْءَاخِرَةِ أَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٣٣﴾

ہمنے ان لوگوں کی اسی طرح آزمائش کی ہے جس طرح باغ والوں کی آزمائش کی تھی۔
جب انہوں نے قسمیں کھا کھا کر کہا کہ صبح ہوتے ہوتے ہم اس کا میوہ توڑ لیں گے ﴿١٧﴾
اور انشاء اللہ نہ کہا ﴿١٨﴾
سو وہ ابھی سو ہی رہے تھے کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے
(راتوں رات) اُس پر ایک آفت پھر گئی ﴿١٩﴾
تو وہ ایسا ہو گیا جیسے کٹی ہوئی کھیتی ﴿٢٠﴾
جب صبح ہوئی تو وہ لوگ ایک دوسرے کو پکارنے لگے ﴿٢١﴾
کہ اگر تم کو کاٹنا ہے تو اپنی کھیتی پر سویرے ہی
جا پہنچو ﴿٢٢﴾
تو وہ چل پڑے اور آپس میں چپکے چپکے کہتے جاتے تھے ﴿٢٣﴾
کہ آج یہاں تمہارے پاس کوئی فقیر نہ
آنے پائے ﴿٢٤﴾
اور کوشش کے ساتھ سویرے ہی جا پہنچے (گویا کھیتی پر قادر ہیں) ﴿٢٥﴾
جب باغ کو دیکھا تو (ویران) کہنے لگے کہ ہم رستہ بھول گئے ہیں ﴿٢٦﴾
نہیں بلکہ ہم (برگشتہ بخت) بے نصیب ہیں ﴿٢٧﴾
ایک جو ان میں فرزانہ تھا بولا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا
کہ تم تسبیح کیوں نہیں کرتے؟ ﴿٢٨﴾
(تب) وہ کہنے لگے کہ ہمارا پروردگار پاک ہے بیشک ہم ہی قصوروار تھے ﴿٢٩﴾
پھر لگے ایک دوسرے کو رُو رُو ملامت کرنے ﴿٣٠﴾
کہنے لگے ہائے شامت ہم ہی حد سے بڑھ گئے تھے ﴿٣١﴾
اُمید ہے کہ ہمارا پروردگار اسکے بدلے میں ہمیں اس سے بہتر
باغ عنایت کرے ہم اپنے پروردگار کی طرف رجوع لاتے ہیں ﴿٣٢﴾
(دیکھو) عذاب یوں ہوتا ہے۔ اور آخرت کا عذاب اس سے
کہیں بڑھ کر ہے کاش! یہ لوگ جانتے ہوتے ﴿٣٣﴾

17. Lo! We have tried them as We tried the owners of the garden when they vowed they would pluck its fruit next morning:

18. And made no exception (for the will of Allah):[2]

19. Then a visitation came upon it while they slept

20. And in the morning it was as if plucked.

21. And they cried out one unto another in the morning,

22. Saying: Run unto your field if ye would pluck (the fruit).

23. So they went off, saying one unto another in low tones:

24. No needy man shall enter it to-day against you[3].

25. They went betimes, strong in (this) purpose.

26. But when they saw it, they said: Lo! we are in error!

27. Nay, but we are desolate!

28. The best among them said: Said I not unto you: Why glorify ye not (Allah)?

29. They said: Glorified be our Lord! Lo! we have been wrongdoers.

30. Then some of them drew near unto others, self-reproaching.

31. They said: Alas for us! In truth we were outrageous.

32. It may be that our Lord will give us better than this in place thereof. Lo! we beseech our Lord.

33. Such was the punishment. And verily the punishment of the Hereafter is greater if they did but know.

اسرار و معارف

قسم ہے قلم کی اور جو کچھ قلم سے لکھا جاتا ہے یعنی آپ ﷺ نے اُمّی ہونے کے باوجود علم کے

وہ دریا بہائے کہ خود قلم اور اس کی تحریر آپ کے کامل عقلمند اور بے مثال صاحبِ خرد ہونے پہ دال ہے۔

مجنون

جب آپ ﷺ نے اعلانِ نبوت فرما کر ساری انسانیت کو دعوتِ حق دی اور تمام انسانوں کے لئے ایک عقیدہ اور ایک نظامِ حیات تو مشرکین نے اسے معاذ اللہ پاگل پن قرار دیا کہ دنیا کی عظیم الشان حکومتیں ساری دنیا پہ ایک نظام رائج نہ کر سکیں پھر آپ ﷺ اُمّی ہیں اکیلے ہیں یا چند مسلمان جن کی بظاہر کوئی حیثیت نہیں پھر اقوامِ عالم کے مزاج الگ فکر الگ رنگ و نسل اپنی اپنی غذا الگ زمانیں الگ موسم اور اوقات علیحدہ بھلا سب کے لیے ایک نظام جو دنیا میں مروج تمام نظاموں کو باطل قرار دیتا ہے کیسے بنایا جا سکتا ہے اور بن جائے تو کیسے منوایا جا سکتا ہے یہ سب دیکھ کر انہوں نے کہا یہ محض جنون ہے کوئی صاحب عقل ایسی بات نہیں کہہ سکتا مگر خود کتاب اللہ اور پھر اسی کی تشریح سنتِ خیر الانام اس بات پر گواہ ہیں کہ آپ ﷺ ہی کی دانش تمام جہانوں پہ افضل ہے یہ آپ ﷺ پر اللہ کا انعام ہے جس کا بدلہ یہ ہے کہ آپ کا اجر کبھی ختم نہ ہوگا کہ روئے زمین پر جو نیکی بھی ہوگی اس کے بتانے والے آپ ﷺ ہی ہیں لہٰذا آپ ﷺ کا اجر ہمیشہ اور مسلسل اور بے شمار رہے گا اور آپ ﷺ کے اخلاق عالی سب سے بلند ہیں کہ جو آپ ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں آپ ﷺ ان کی بھی دو عالم کی بھلائی کے لیے فکرمند ہیں۔ عنقریب آپ ﷺ بھی دیکھ لیں گے اور یہ کفار بھی جان لیں گے کہ کون دھوکے میں ہے چنانچہ تھوڑے ہی عرصے میں شرک کی شوکت ٹوٹ گئی حیات مبارکہ میں عرب پر عملاً اسلام نافذ ہو گیا آپ ﷺ کا پروردگار ہی خوب جانتا ہے کہ غلطی پہ کون ہے اور کون صحیح ہے لہٰذا جسے وہ درست فرمائے وہی درست ہے۔

مداہنت

آپؐ کبھی ان جھوٹوں کی بات مت مانیئے گا کہ یہ تو چاہتے ہیں کہ آپؐ نرمی کریں جس سے ان کی مراد ہے کہ آپؐ ان کو ان کے حال پہ چھوڑ دیں اور باطل کو باطل نہ کہیں تو یہ بھی نرمی کریں گے یعنی ایذا دینے میں کمی کر دیں گے مگر آپؐ ایسا ہرگز نہ کریں۔

مسئلہ

کفار کے ساتھ ایسا معاہدہ کہ تم ہمیں کچھ نہ کہو ہم تمہیں کچھ نہ کہیں گے دین میں مداہنت اور حرام ہے (مظہری)

اور کسی ایسے شخص کی بات نہ مانیں جو بہت قسمیں کھانے والا اور بے قدر ہو نیز طعنے باز اور چغل خور

اور نیکی سے روکنے والا حد سے بڑھا ہوا بدکار ہو اور بالکل اُجڈ ہو اور اس پر یہ کہ کسی باپ سے اس کا نسب ثابت نہ ہو۔ کفار کی طرف سے جو شخص یہ پیشکش لایا وہ ایسا ہی تھا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کرنے والا

مگر پھر یہ اصول بن گیا کہ کافر بھی بات احترام سے کرتا ہے جو کوئی نبی علیہ السلام پر طعن کرتا ہے ذاتِ عالی کے اعتبار سے ازواج مطہرات یا صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے واسطے سے تو اور سب برائیاں تو اس میں ہوتی ہی ہیں وہ صحیح النسب بھی نہیں ہوتا۔

اب ایسے آدمی کی کیا حیثیت خواہ وہ کتنا مالدار بھی ہو یا بہت بڑا کنبہ قبیلہ بھی رکھتا ہو ایسا بدنصیب کہ جب اللہ کی آیات سنائی جائیں تو کہے کہ پرانی داستانیں ہیں اور گزرے وقت کی کہانیاں ہم حشر کو اسکی ناک داغ دیں گے کہ ایسوں کی رُسوائی ظاہر ہو ہم نے انہیں بھی نعمتیں دے کر آزمایا جیسے ان لوگوں کو آزمایا تھا جن کے پاس باغات تھے اور ان میں خوب پھل آرہے تھے تو وہ عظمت الٰہی کو بھول کر اسے اپنا کمال سمجھ بیٹھے اور فیصلہ کر لیا کہ علی الصبح اس کا پھل توڑیں گے مگر رات کو اللہ نے اس پر تباہی بھیج دی جبکہ وہ نیند کے مزے لیتے رہے اور وہ صبح تک ٹوٹ پھوٹ کر تباہ و برباد ہو گیا۔ انہوں نے علی الصبح ایک دوسرے کو آواز دی کہ چلو سویرے سویرے پھل جمع کرنا شروع کر دیں کہ پھر ایسا نہ ہو کہ فقیر اور مانگنے والے بھی آجائیں اور وہ بھی پھل لے جائیں چنانچہ بڑی تیزی سے بڑھے مگر جب دیکھا تو سٹپٹا گئے کہ شائد ہم کسی اور جگہ آگئے مگر نہیں جگہ تو وہی ہے ہماری ناشکری نے ہمیں تباہ کر دیا اور ان میں سے کسی درمیانے نے کہا کہ تم نے کیوں اللہ کا شکر ادا نہ کیا تھا اور اسے ذاتی کمال سمجھ کر اللہ کے نام پر دینے سے بھی منکر ہو رہے تھے

بُرائی سے نہ روکنے والا بھی اس میں شامل شمار ہوتا ہے

مگر چونکہ باوجود ایسی حرکت کو بُرا سمجھنے کے اس نے نہ انہیں روکا اور نہ خود ان سے الگ ہوا تو اس کا باغ بھی انہی کے ساتھ اُجڑ گیا تو سب کہنے لگے کہ ہمارا ربّ پاک ہے جو کرتا ہے حق ہے ہم نے غلط سوچا اور اپنی ذات پر ظلم کیا پہلے تو ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے کہ تیری خطا ہے یا تیری غلطی ہے مگر پھر تسلیم کر لیا اور توبہ کی کہ ہم سے گناہ ہوا اللہ ہمیں معاف کر دے ہم مانتے ہیں کہ پہلی نعمت بھی اسی کی تھی اور اب بھی اس سے بہتر عطا کرنے پہ قادر ہے لہٰذا ہم اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں یہ تو اتنی عقل

بھی نہیں رکھتے کہ شدائد اور مصیبتوں کو دیکھ کر توبہ ہی کرلیں تو اگر ان میں عقل ہو تو جان لیں کہ دنیا کی نسبت آخرت کے عذاب تو بہت ہی بڑے ہیں۔

رکوع نمبر ۲ آیات ۳۴ تا ۵۲ تَبٰرَكَ الَّذِیْ ۲۹/۴

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٣٤﴾
پرہیزگاروں کیلئے اُنکے پروردگار کے ہاں نعمت کے باغ ہیں ﴿٣٤﴾

أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ ﴿٣٥﴾
کیا ہم فرمانبرداروں کو نافرمانوں کی طرح (نعمتوں سے) محروم کر دینگے ﴿٣٥﴾

مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿٣٦﴾
تمہیں کیا ہو گیا ہے کیسی تجویزیں کرتے ہو؟ ﴿٣٦﴾

أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ﴿٣٧﴾
کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں (یہ) پڑھتے ہو ﴿٣٧﴾

إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ﴿٣٨﴾
کہ جو چیز تم پسند کرو گے وہ تم کو ضرور ملے گی ﴿٣٨﴾

أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۙ
یا تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں جو قیامت کے دن تک ﴿٣٩﴾

إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ﴿٣٩﴾
چلی جائیں گی کہ جس شے کا تم حکم کرو گے وہ تمہارے لئے حاضر ہوگی

سَلْهُمْ أَيُّهُم بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ ﴿٤٠﴾
اُن سے پوچھو کہ ان میں سے اس کا کون ذمہ لیتا ہے؟ ﴿٤٠﴾

أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ ۖ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ
کیا (اس قول میں) اُن کے اور بھی شریک ہیں؟ اگر یہ سچے

إِن كَانُوا صَادِقِينَ ﴿٤١﴾
ہیں تو اپنے شریکوں کو لا سامنے کریں ﴿٤١﴾

يَوْمَ يُكْشَفُ عَن سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى
جس دن پنڈلی سے کپڑا اُٹھا دیا جائے گا اور کفار سجدے

السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٤٢﴾
کے لئے بلائے جائیں گے تو وہ سجدہ نہ کر سکیں گے ﴿٤٢﴾

خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ وَقَدْ
اُنکی آنکھیں جھکی ہوئی ہونگی اور اُن پر ذلت چھا رہی ہوگی حالانکہ

كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ ﴿٤٣﴾
پہلے (اس وقت) سجدے کیلئے بلائے جاتے تھے جبکہ صحیح و سالم تھے ﴿٤٣﴾

فَذَرْنِي وَمَن يُكَذِّبُ بِهَٰذَا الْحَدِيثِ ۖ
تو مجھ کو اس کلام کے جھٹلانے والوں سے سمجھ لینے دو۔ ہم اُنکو آہستہ

سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٤﴾
آہستہ ایسے طریق سے پکڑیں گے کہ اُن کو خبر بھی نہ ہوگی ﴿٤٤﴾

وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ﴿٤٥﴾
اور میں اُن کو مہلت دیتا جاتا ہوں میری تدبیر قوی ہے ﴿٤٥﴾

أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ ﴿٤٦﴾
کیا تم اُنسے کچھ اجر مانگتے ہو کہ اُن پر تاوان کا بوجھ پڑ رہا ہے ﴿٤٦﴾

أَمْ عِندَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ﴿٤٧﴾
یا اُن کے پاس غیب کی خبر ہے کہ (اُسے) لکھتے جاتے ہیں ﴿٤٧﴾

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُن كَصَاحِبِ
تو اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں صبر کئے رہو اور مچھلی (کا لقمہ ہونے)

34. Lo! for those who keep from evil are gardens of bliss with their Lord.

35. Shall We then treat those who have surrendered[4] as We treat the guilty?

36. What aileth you? How foolishly ye judge!

37. Or have ye a Scripture wherein ye learn

38. That ye shall indeed have all that ye choose?

39. Or have ye a covenant on oath from Us that reacheth to the Day of Judgement, that yours shall be all that ye ordain?

40. Ask them (O Muhammad) which of them will vouch for that?

41. Or have they other gods? Then let them bring their other gods if they are truthful.

42. On the day when it befalleth in earnest, and they are ordered to prostrate themselves but are not able,

43. With eyes downcast, abasement stupefying them. And they had been summoned to prostrate themselves while they were yet unhurt.

44. Leave Me (to deal) with those who give the lie to this pronouncement. We shall lead them on by steps from whence they know not.

45. Yet I bear with them, for lo! My scheme is firm.

46. Or dost thou (Muhammad) ask a fee from them so that they are heavily taxed?

47. Or is the Unseen theirs that they can write (thereof)?

48. But wait thou for thy

الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿۴۸﴾

والے (یونس کیطرح نہ ہونا کہ انہوں نے رضا کو پکارا اور وہ غم و غصے میں بھرے ہوئے تھے ﴿۴۸﴾

لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ

اگر تمہارے پروردگار کی مہربانی اُن کی یاوری نہ کرتی تو وہ چٹیل

بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾

میدان میں ڈال دیئے جاتے اور اُن کا حال ابتر ہو جاتا ﴿۴۹﴾

فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۵۰﴾

پھر پروردگار نے اُن کو برگزیدہ کر کے نیکوکاروں میں کر لیا ﴿۵۰﴾

وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ

اور کافر جب (یہ) نصیحت (کی کتاب) سنتے ہیں تو یوں لگتے ہیں

بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ

کہ تم کو اپنی نگاہوں سے پھسلا دیں گے اور کہتے ہیں کہ

اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۱﴾

یہ تو دیوانہ ہے ﴿۵۱﴾

وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۲﴾

اور (لوگو) یہ (قرآن) اہلِ عالم کے لئے نصیحت ہے ﴿۵۲﴾

Lord's decree, and be not like him of the fish, who cried out in despair.

49. Had it not been that favour from his Lord had reached him he surely had been cast into the wilderness while he was reprobate.

50. But his Lord chose him and placed him among the righteous.

51. And lo! those who disbelieve would fain disconcert thee with their eyes when they hear the Reminder, and they say : Lo! he is indeed mad;

52. When it is naught else than a Reminder to creation.

اسرار و معارف

اور جو لوگ عظمتِ الٰہی کا اقرار کر لیتے ہیں ان کی خاطر تو ان کے پروردگار نے جنت کی نعمتیں سجا رکھی ہیں جو لوگ اطاعت گزار اور حکم بجا لانے والے ہیں بھلا مجرم ان کی برابری کس طرح کر سکتے ہیں کہ تم اے کفار! برائی پہ اچھے نتیجے کی امید رکھتے ہو تمہاری یہ رائے قطعی غلط ہے کیا اس کے لیے تمہارے پاس کوئی نقلی دلیل ہے کہ عقلاً تو ویسے محال ہے تو کیا کسی آسمانی کتاب میں تمہیں یہ حق دیا گیا ہے کہ اپنے لیے بہتری چُن لو یا اللہ نے قیامت تک کوئی قسم کھا رکھی ہے کہ تم جو مانگو گے ملے گا بھلا تمہارے پاس ایسی باتوں کی کیا ضمانت ہے ؟ یا کوئی اور ہستی ایسی ہے جو اللہ کی شریک ہے اس نے تمہیں وعدہ دے رکھا ہو اگر ایسی بات ہے تو اس ہستی کو سامنے لاؤ جب ایسا کچھ نہیں تو سُن لو جب قیامت کو تجلی ذاتی کا ظہور ہو گا جو ہر مومن کو سجدے پہ گرا دے گی تو تم سے سجدہ کرنے کی توفیق سلب ہو جائے گی اور کافر و منافق سجدہ نہ کر سکیں گے۔

یکشف عن ساق

ساق پنڈلی کو کہا جاتا ہے یہاں استعارہ ہے مراد تجلی ذات ہے جو خاص ہو گی کہ یہ نام دیا گیا اور اس میں ایسی لذت ہو گی کہ لوگ سجدہ ریز ہو جائیں گے مگر کفار و منافقین اپنا سامنہ لے کر کھڑے رہیں گے آنکھیں پتھرا جائیں گے اور چہروں پہ ذلت چھا جائے گی کہ جب یہ دنیا میں صحیح سالم تھے اور انہیں سجدے کی دعوت دی جاتی تھی تو انکار کر دیتے

تھے اب جوان حقائق کا انکار کرتے ہیں انہیں اللہ پہ چھوڑ دیجئے کہ اللہ انہیں ایسے ذلیل کرے گا جس طرف سے انہیں گمان بھی نہ ہوگا اور اگر انہیں گناہ پہ مہلت ملتی ہے تو یہ بھی ایک دھوکا ہے کہ اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں گناہ پر مہلت درحقیقت عذابِ الٰہی کو بڑھاتی ہے اور اللہ کے قائدے بہت پکے ہیں۔

بھلا آپؐ نے ان سے کوئی دنیا کا اجر یا مال و دولت طلب کیا ہے کہ انہیں بوجھ محسوس ہو رہا ہے یا انہیں کوئی غیب کی بات حاصل ہے جس سے وہ رائے بناتے ہیں جب ایسا کچھ نہیں تو آپؐ ان کے رویے پہ صبر کیجئے اور حضرت یونس علیہ السلام کی طرح جلدی نہ کیجئے کہ انہیں اس وجہ سے مچھلی نے نگل لیا۔ (حضرت یونس علیہ السلام کا واقعہ پہلے بیان ہو چکا) اور وہ بہت پشیمان تھے جب انہوں نے اللہ سے دعا کی اور اگر مچھلی سے نجات دلانے کے بعد بھی اللہ کی رحمت شامل نہ ہوتی تو چٹیل میدان میں بے اسباب ڈال دیئے جاتے لیکن اللہ نے انہیں چُن لیا وہ اللہ کے نبی تھے اور اللہ نے انہیں اپنے نیک بندوں میں شمار فرمایا۔

نظرِ بد کفار تو یہ چاہتے ہیں کہ نظروں سے آپؐ کو پھاڑ کھائیں جبکہ نظرِ بد سے انسان کو نقصان پہنچ سکتا ہے اور عربوں نے اسے بطور فن اختیار کر رکھا تھا کہ جس جانور یا شئے کو اس طرح دیکھتے تباہ کر دیتے انہوں نے یہ حربہ آپ ﷺ پر بھی آزمایا مگر اللہ نے آپؐ کو محفوظ رکھا۔!

اور جب اللہ کا کلام سنتے ہیں تو کہتے ہیں یہ تو پاگلوں والی باتیں ہیں بھلا ایسا کیسے ہو سکتا ہے ان کی بات کی کوئی حیثیت نہیں جبکہ یہ قرآن تو سارے جہان والوں کے لیے نظامِ حیات اور نصیحت ہے۔